قیمت فی شمارہ 45 روپے
زر سالانہ بمع ڈاک 660 روپے

چیئرمین طاہراقبال چیف ایڈیٹر عامرحنیف

دیکھو اور سنو

سہ ماہی

اپریل، مئی، جون 2010

دیکھواور سنو انٹرنیشنل

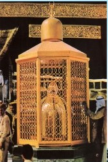

مقامِ ابراہیمؑ جو زمانہ جاہلیت میں بھی ہر قسم کی پوجا سے محفوظ رہا

استنبول
صدیوں پہلے یہ شہر رومن، بازنطین اور دولت عثمانیہ کا دارالحکومت رہا ہے۔

دنیا کی سب سے تیز ترین

تکافل کی شرعی حیثیت

شیخ سعدیؒ ایک عظیم صوفی شاعر

خصوصی انٹرویو: حاجی محمد اقبال
سرپرست انجمن بہبود مریضاں

طارق جیکسن

جنہوں نے میوزیکل انسٹرومنٹ کی آوازیں منہ سے نکال کر ورلڈ ریکارڈ بنایا

ایک مجبور بے یارومددگار ہموطن آپکی مدد کا طالب ہے آگے بڑھیے۔

آنکھ سب سے بڑی نعمت خداوندی ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس چیز کو دیکھیں اس چیز سے میرے رب ہونے کی نشانی ملے گی ویسے تو یہ عنایت آنکھوں کی چرند پرند،غرض ہر جاندار چیز کو دی ہے اور ہر چیز اللہ کی حمد و ثناء کرتی ہے وہ اسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی رہے گی مگر انسان کو تمام مخلوق سے بہتر اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا اور اس آنکھ کے ذریعے ہر چیز کو دیکھنے کا ذریعہ بنایا۔آنکھیں ایک کیمرہ کی مانند ہیں جس میں لاکھوں

حاجی محمد اقبال ڈیفنس سیکرٹری کامران رسول کے ساتھ

لوگوں کی تصویریں ہوتی ہیں اسے ہمیشہ کے لیے اپنے اندر محفوظ کر لیتی ہیں اور جب انسان چاہے اپنے تصور میں اسے ہر انداز میں دیکھتا ہے آنکھ پہچان بھی لیتی ہے اور دوسرے چہرے کے تاثرات بھی پڑھ لیتی ہے اور برائی بھی،خواب بھی اور زندگی کے نہ ختم ہونے والے غموں کا نظارہ بھی کرتی۔کہا جاتا ہے کہ انسان خود تو دھوکہ کھا سکتا ہے۔لیکن آنکھ نہیں اور اللہ کریم کا انسانیت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ انسان ساری زندگی سر سجدے میں رکھے تو بھی کم ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو پیدا کیا میں

نے اپنے لئے اور اگر انسان نے مجھ سے ملنا ہے تو وہ میرے بندوں سے پیار کرے گا مگر اللہ تعالیٰ سے ملانے والی کوئی چیز اگر ہے تو وہ آنکھ ہے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو انسان دنیا میں رہ کر ہر سو دیکھتا ہے اس اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمت آنکھ کے صدقے میں دوسروں کی آنکھ کی روشنی بحال رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں میں حق ادا کرنا ہوگا ورنہ جو ذات انسان کو یہ نعمتیں دیتی ہے وہ اس سے واپس بھی لے سکتی ہے آنکھوں میں تو ان پڑھ انسان بھی عقل وفہم رکھتا ہے اور زندگی گذار سکتا ہے۔انجمن بہبود مریضاں پاکستان و ڈنمارک گزشتہ ۲۰ سالوں سے دکھی، مجبور،غریب جن کا کوئی پرسان حال نہیں،آنکھ کی روشنی سے محروم لوگوں کا مفت معائنہ مفت آپریشن کروا رہی ہے اور 1990ء سے اب تک دینہ گوجر خان، چکوال،ڈومیلی گجرات کے علاوہ آزاد کشمیر کے کئی علاقوں سے آنے والے 27947 ایسے

حاجی صاحب (دائیں طرف پہلے) سابقہ ڈنمارک کے وزیر اعظم آنکا یانسن (بائیں طرف آخری) کے ہمراہ

لوگوں کو دوائیوں اور علاج کی سہولت فراہم کر چکی ہے ۔ جبکہ 4248 سے زیادہ بے یارو مددگار لوگوں کے آپریشن بھی ہو چکے ہیں اور یہ خوش نصیب آپ کے مالی تعاون سے آنکھوں کی روشنی حاصل کر کے اپنے بچوں کا سہارا بن چکے ہیں اب یہ لوگ آپ سب کے لیے ہر وقت دعا گو ہیں اس سارے سیٹ اپ کو چلانے کے لیے جہاں اللہ تعالیٰ کی مدد رہی وہاں انجمن بہبود مریضاں پاکستان ڈنمارک

حاجی صاحب ضمیر جعفری مرحوم کے ساتھ

کے رہنما حاجی محمد اقبال نے بھی اپنی توانائیوں کو ادارہ کے لیے صرف کر رکھا ہے۔ ہمارے میگزین کی ایک نشست حاجی محمد اقبال کے ساتھ ہوئی جو قارئین کی نظر ہے۔حاجی محمد اقبال کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا غریبی کو انھوں نے بہت قریب سے دیکھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے

حالات تبدیل کیئے تو ان کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوئی غریب انسانوں کی مدد کس طرح کی جائے۔ اسی دوران ان کی ملاقات جو ان کے بزرگ بھی ہیں اور دوست بھی وہ انجمن بہبود مریضاں کے رکن تھے سے ہوئی انھوں نے بتایا کہ وہ ایک ہسپتال کھولنا چاہتے ہیں اور مجھ سے کہا کہ آپ لوگ یورپ میں رہتے ہو وہاں کے لوگوں سے فنڈ کر کے ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ وہ مجھے ڈاکٹر شوکت کے پاس لے گئے انھوں نے مجھے بریف کیا کہ انھیں ہسپتال کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی انجمن آگے رجسٹر ہے تو اس کے کاغذات مجھے دیں، تا کہ میں ڈنمارک جا کر انجمن کے لیے فنڈ کر سکوں جب میں واپس ڈنمارک گیا ایک علاقائی ریڈیو ہم وطن جو کہ ڈنمارک میں ہے میں نے حاجی مصطفیٰ صاحب کو جن کا تعلق کھاریاں سے ہے ان سے گذارش کی کہ میں اعلان کرنا چاہتا ہوں انھوں نے خوشی سے مجھے اجازت دے دی ریڈیو ہم وطن میں اعلان کردیا انجمن بہبود مریضاں کے نام پر جو دکھی انسانیت کے لیے ضلع جہلم میں کام کررہی ہے۔ اسی دوران

دو ماہ کے اندر ۲لاکھ روپے کے فنڈ ملے میں نے ڈاکٹر شوکت کو بتایا تو انھوں نے کہا ہم نے ایک ایمبولینس لینی ہے 1990ء میں 135,000 کی ایمبولینس لی 65 ہزار کی دوائیاں اور خریدیں اور مستحق مریضوں میں تقسیم کرنی شروع کردیں۔ پھر میں نے ڈنمارک میں فنڈز کی بہتری کے لیے، مختلف شاپس، گروسری کی دکانوں میں چیرٹی بکس رکھ دیئے تا کہ لوگ اپنی استطاعت کے مطابق دکھی انسانیت کی خدمت کرسکیں۔ ہم نے اس جذبے کے تحت آنکھوں کے ہسپتال کے لیے کام شروع کردیا غالبًا یہ 1992ء کی بات ہے تب سے لے کر اب تک سال میں ایک کیمپ لگاتے ہیں کبھی سال میں دو دفعہ بھی لگائے ہیں۔ جس میں گوجر خان، سوہاوہ، ڈومیلی، گجرات کے علاوہ آزاد کشمیر میں بھی کام کیا ہے۔ یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ جب انجمن بہبودِ مریضاں نے ہسپتال کے لیے منصوبہ بنایا تو جگہ کا مسلئہ ہوا۔ پھر ڈاکٹر شوکت سے بات کی تو انھوں نے ہماری ٹیم کے ہمراہ ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔

انجمن بہبود مریضاں کے ممبران کا گروپ فوٹو

چوہدری الطاف حسین مرحوم سابق گورنر پنجاب کے ہمراہ

پھر جلد ہی دینہ کے سرکاری ہسپتال کے ساتھ بلکہ اسی جگہ آنکھوں کا ہسپتال بنایا گیا جس میں دنیا کی جدید ترین مشینری جس کی لاگت کم از کم پچاس لاکھ کے لگ بھگ ہے جب ہم نے ان سے پوچھا کہ مزید ان کے کیا پروجیکٹ ہیں انھوں نے کہا کہ اس کے علاوہ گورنمنٹ سکول دینہ کے لیے ایک سائنس لیبارٹری قائم کی ہے اور بچیوں کے لیے سلائی سنٹر بھی قائم کیا ہے جہاں بچیوں کو مفت ہنر سکھایا جاتا ہے نئے پروجیکٹ میں

الحاج چوہدری شہباز حسین سابقہ وزیر بہبود آبادی کے ہمراہ

ہمارا اگلا پروگرام زچہ بچہ سنٹر کا قیام ہے۔ جس کے لیے انجمن انشاءاللہ جلد کام شروع کرے گی۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ انجمن نے ویسے تو بہت سے آپریشن کیے ہیں مگر ایک آپریشن ایسا بھی تھا جو کہ بہت یادگار رہا تحصیل سوہاوہ کے نزدیک چھوٹا سا قصبہ نما شہر ڈومیلی جہاں نہایت غریب لوگوں کی آبادی ہے انجمن بہبود مریضاں کے زیر انتظام مرحوم راجہ صفدر زمان کے تعاون سے ڈاکٹر طاہر نصیر قریشی کی نگرانی میں فری آئی کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں کوئی آٹھ سو سے زاید

اقبال دستکاری سکول

مریضوں نے آنکھوں کا مفت معائنہ کروایا ان مریضوں میں ایک مریض ایسا بھی تھا جو نہ کان سے سن سکتا تھا اور نہ

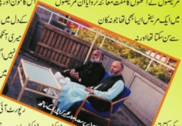
حاجی صاحب صلاح الدین مرحوم (سرپرست ماہنامہ [illegible]) کے ساتھ

دیکھ سکتا تھا ڈاکٹر نے آنکھوں کا معائنہ کیا تو ڈاکٹر طاہر نصیر قریشی نے کہا کہ ان دونوں آنکھوں کا آپریشن ہو جائے گا مگر جب انکے کے پیشاب اور خون کا ٹیسٹ کیا گیا تو پتہ چلا کہ اس مریض کو انتہائی درجے کی شوگر ہے لہٰذا ڈاکٹر نے اس مریض شیخ مشتاق احمد کو کہا آپ کی شوگر بہت زیادہ ہے لہٰذا اس حالت میں آپ کا آپریشن نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپکی شوگر نارمل حالت پر نہ آجائے اگلے سال یعنی چھ ماہ کے بعد پھر آئی کیمپ لگائیں گے آپ آئیں تو آپ کی دونوں آنکھوں کا وقفے وقفے بعد آپریشن کر دیں گے اتفاق سے اگلا آئی کیمپ بھی ڈومیلی میں لگایا گیا اور شیخ مشتاق احمد پہلے ہی کسی کے سہارے وہاں پہنچ چکا تھا ڈاکٹر طاہر نصیر قریشی نے دیکھتے ہی مریض کو پہچان لیا۔ اور سٹاف کو کہا کہ اس کا خون اور پیشاب ٹیسٹ کریں اور اس مریض کے دل میں پریشانی تھی کہ پتہ نہیں اس بار میری آنکھوں کا آپریشن ہو جائے گا یا نہیں اگر یہ آپریشن نہ ہوا تو پتہ نہیں میں دنیا کب دیکھ سکوں گا جب اس کی میڈیکل رپورٹ آئی تو پتہ چلا کہ شوگر پہلے سے بھی زیادہ ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا آپکی شوگر پہلے سے بھی زیادہ ہے لہٰذا یہ آپریشن نہیں کیا جا سکتا مریض مشتاق احمد جو کان سے سن نہیں سکتا تھا اور آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا تھا بڑی

مایوسی اور عاجزی سے فریاد کرنے لگا ڈاکٹر صاحب نہ میرے کان سن سکتے ہیں نہ آنکھوں سے دیکھ سکتا ہوں میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے نہ ماں، نہ باپ، نہ بہن اور نہ بھائی۔ ماں باپ دنیا سے پہلے ہی کوچ کر چکے ہیں راجہ صفدر زمان نے میرے کھانے اور رہنے کی ذمہ داری لی ہوئی ہے مگر دنیا دیکھنے کو ترس رہا ہوں آپ آپریشن کر لیں رہی بات دیکھنے کی وہ تو میں پہلے ہی نہیں دیکھ سکتا باقی میرا مقدر! ڈاکٹر صاحب یہ سن کر آبدیدہ ہو گئے ڈاکٹر نے کہا کہ اللہ کا نام لے کر تمہارا آپریشن کرتا ہوں آپریشن ہو گیا تین مہینے بعد تمام مریضوں کی آنکھوں سے پٹی اتار کر عینک لگائی تھی تو انجمن کے خزانچی محمد حسین کو

زلزلہ کے دوران مظفر آباد میں انجمن بہبود مریضاں کی طرف سے لگایا گیا ریلیف کیمپ

یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ مریضوں کی آنکھوں سے پٹی اتار کر عینک

لگائیں سب لوگ اس انتظار میں تھے کہ مشتاق احمد کی بینائی کا کیا بنتا ہے حاجی محمد حسین نے جب محمد مشتاق کی آنکھ سے پٹی اتاری اور عینک لگائی تو مشتاق کو حاجی محمد حسین کا چہرہ نظر آیا تو فوراً اس نے حاجی محمد حسین کی داڑھی کو چوما اور ان کے قدموں میں گر گیا اور دعائیں کرنے لگا میری بینائی بحال کرنے والو! اللہ آپکی دنیا اور آخرت کی بینائی بحال رکھے اور دعائیں دیتے ہوئے مشتاق احمد ہم سب سے رخصت ہو کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا اس طرح غریب لوگ تمام مخیّر حضرات کے لیے دعائیں کرتے ہیں جنکے مالی تعاون سے دکھی اور بے یار و مددگار لوگوں کی بینائی بحال ہوئی۔ آخر میں انھوں نے میگزین کے توسط سے نوجوان نسل کو کہا کہ وہ اسلام کے

دلدار پرویز بھٹی مرحوم کے ہمراہ

دیئے راستوں کے مطابق زندگی گزاریں اور والدین سے یہ اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی اچھے طریقے سے تربیت کریں اور اپنی اولاد کو اسلام سے روشناس کروائیں اور اپنے معاملات ٹھیک کریں۔ انھوں نے میگزین کی ترقی کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے میگزین کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے (امین)